۲۰ رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیر اہلِ سنّت (قسط:46)

نمازِ جُمُعہ نہ ملے تو کون سی نماز پڑھیں؟

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نمازِ جمعہ نہ ملے تو کون سی نماز پڑھیں؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۱ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

نمازِ جمعہ نہ ملے تو کون سی نماز پڑھیں؟

سُوال: لیٹ ہونے کی وجہ سے اگر نمازِ جمعہ نہ مل پائے تو کون سی نماز پڑھی جائے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر نمازِ جمعہ پورے شہر میں کہیں بھی نہ مل پائے تو اب ظہر کی نماز پڑھیں گے۔[3]

والدین سے قطعِ تعلقی کس صورت میں جائز ہے؟

سُوال: اَولاد کِن صورتوں میں ماں باپ کے ساتھ قطعِ تعلقی کر سکتی ہے؟

جواب: اگر والدین مَعَاذَ اللّٰه اِیمان سے پھر کر مُرتَد ہو جائیں تو بے شک ان سے رِشتہ ختم کر دیا جائے۔[4] اگر نَعُوْذُ بِاللّٰه وہ اَولاد کے دِین کو نقصان پہنچانے کے دَرپے ہو جائیں مثلاً وہ چاہتے ہیں کہ اَولاد کو اپنے جیسا بنالیں تب تو زیادہ خطرناک مُعاملہ ہے لہٰذا ایسی صورت میں اَولاد ان سے اور بھی دور بھاگے۔ بہر حال اگر والدین مُرتَد ہوں تو ان سے رِشتہ

---

1 ...... یہ رِسالہ ۲۰ رَمَضَانُ الْمُبَارَک ۱۴۴۰ھ بمطابق 25 مئی 2019 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن حسن بن علی عن ابیه، ۸۲/۳، حدیث: ۲۷۲۹ دار احیاء التراث العربی بیروت

3 ...... بہارِ شریعت، ۱/۷۷۳، حصہ: ۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

4 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۲۷۸ ملخصاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

توڑنا ہو گا۔ اصلی کافر وہ ہوتا ہے جو شروع سے ہی کافر ہو اور مُرتد وہ جو مسلمان ہونے کے بعد کافر ہوا۔ اصلی کافر کے مقابلے میں مُرتد کے اَحکام زیادہ سخت ہیں اور کافر کے مقابلے میں مُرتد کو عذاب بھی زیادہ شدید ہو گا۔

اَمّی کی بات مانیں یا اَبو کی؟

سُوال: اگر کسی کام کی اَبو اِجازت دے رہے ہوں لیکن اَمی اس کام سے منع کر رہی ہوں اور اس کام میں کوئی بُرائی بھی نہ ہو تو کس کی بات مانی جائے؟ (بابُ المدینہ کراچی سے ایک مَدَنی منے کا سُوال)

جواب: کسی کام کی تفصیل معلوم کیے بغیر میں یہ فیصلہ کیسے کروں کہ اِس میں بُرائی ہے یا نہیں؟ ممکن ہے کہ وہ بُرائی والی بات ہو لیکن اس کے کرنے کے لیے میرا کہنا دَلیل بن جائے۔ بہر حال مَدَنی منے کو ایسی کوئی ترکیب نکالنی چاہیے کہ امی ابو دونوں راضی رہیں۔ اگر کوئی کام ایسا ہے جسے کرنے کی اَبو اِجازت دے رہے ہیں لیکن نہ کرنے پر ناراض نہیں ہوں گے اور اسی کام کے کرنے سے امی ناراض ہو جائے گی تو اب ظاہر ہے امی کو ناراض نہیں کرنا چاہیے۔ امی کی نافرمانی کرنے سے امی آپ سے ناراض، آپ کے ابو سے ناراض اور نتیجے میں گھر کا امن وامان تاراج ہو جائے گا۔

مُنہ میں غِذا کا ذائقہ رہنے سے روزے میں فرق نہیں آتا

سُوال: جب سحری کے وقت اچار کھاتے ہیں تو اس کا ذائقہ کچھ دیر تک منہ میں باقی رہتا ہے، کیا اس سے روزے پر کچھ فرق پڑے گا؟ (بہاولنگر پنجاب سے سُوال)

جواب: اگر منہ اچھی طرح صاف کر لیا اور اچار کا کوئی جز مُنہ میں باقی نہیں ہے، بس اس کا ٹیسٹ محسوس ہو رہا ہے تو اس سے روزے میں فرق نہیں آئے گا۔[1] البتہ اگر سحری میں ایسی چیزیں کھانی ہوں تو جلدی کھا لی جائیں تاکہ روزہ بند ہونے سے پہلے پہلے اچھی طرح منہ صاف ہو سکے۔

اللہ پاک کے بارے میں وَسوسوں کا عِلاج

سُوال: بندے کو اللہ پاک سے اچھا گمان رکھنا لازمی ہے مگر حالات کی وجہ سے بعض اوقات وَسوسے آتے ہیں بُرائے

1 مظہر الانوار، کتاب الصوم، الباب الثانی فیما یفسد الصوم و ما لا یفسدہ، فصل فیما لا یفسد بہ الصوم، ص۳۰۹، المکتبة المجددیة النعیمیة باب المدینہ کراچی

کرم! ان کا علاج عنایت فرما دیجئے۔ (مَدَنی صحراسے ایک ماہ کے اِعتکاف میں عالَمی مَدَنی مرکز تشریف لائے ہوئے مُعْتَکِف کا سُوال)

جواب: اللہ پاک کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ضروری ہے۔ وَسوسے کس کو نہیں آتے؟ لیکن وَسوسوں کی طرف توجہ نہ دینا بھی دافعِ وَسوسہ ہے یعنی ان کی طرف توجہ نہ دینا بھی وَسوسوں کا ایک علاج ہے۔ مزید معلومات حاصِل کرنے کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کا رِسالہ "وَسوسے اور ان کا علاج" کا مُطالعہ کیجئے۔

فتحِ مکہ کے متعلق اِیمان افروز معلومات

سُوال: فتحِ مکہ کب اور کیسے ہوا، اس کے اَسباب کیا بنے؟ اس کے بارے میں مَدَنی پھول عطا فرما دیجئے۔[1]

جواب: فتحِ مکہ کب ہوا اس کے متعلق مختلف تاریخیں منقول ہیں مگر 20 رَمَضَانُ الْمُبَارَک کو اس کا واقع ہونا مضبوط قول سے ثابت ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 20 رَمَضَانُ الْمُبَارَک فاتح کی حیثیت سے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا میں داخل ہوئے۔[2] ہجرت کی رات حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے یارِ غار صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو ساتھ لے کر مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے مدینہ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا روانہ ہوئے اور اپنے وطنِ عزیز کو خیرباد کہہ دیا۔ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے نکلتے وقت فرمایا: اے مکہ! خُدا کی قسم تو میری نگاہ میں تمام دُنیا کے شہروں سے زیادہ پیارا ہے۔ اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں ہرگز تجھے نہ چھوڑتا۔[3] اس وقت یہ خیال بھی کسی کو نہیں ہو سکتا تھا کہ مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کو اس حالت میں چھوڑنے والے رَسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فقط آٹھ بَرَس کے بعد ایک فاتحِ اعظم کی شان و شوکت کے ساتھ اس شہر مکہ میں تشریف لائیں گے۔

فتحِ مکہ کا سبب

صلحِ حدیبیہ میں یہ بات بھی طے پائی تھی کہ دونوں فریقوں (یعنی مسلمانوں اور کفارِ قریش) کے دَرمیان 10 سال تک کوئی جنگ نہیں ہوگی لیکن کفارِ قریش نے حُدیبیہ کے مُعاہدے کو عملی طور پر توڑ ڈالا۔ وہ اِس طرح کہ قبیلہ بنو خزاعہ

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... سیرۃ سید الانبیاء، ص ۴۷۱ مظہر علم مرکز الاولیا لاہور

3 ...... ترمذی، کتاب المناقب عن رسول اللہ، فضل فی مکۃ، ۵/ ۴۸۶، حدیث: ۳۹۵۱ دار الفکر بیروت

والے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مُعاہدہ کرکے آپ کے حلیف بن چکے تھے لیکن ان پر قبیلہ بنو بکر نے اپنے حلیف کفار قریش کے ساتھ مل کر حملہ کر دیا اور انہیں بے دردی کے ساتھ قتل کرنا شروع کیا۔ بنو خزاعہ والے حرمِ کعبہ میں پناہ لینے کے لیے بھاگے تو ان دَرِندہ صفت حملہ آوروں نے حَرمِ اِلٰہی کے اِحترام کو بھی بالائے طاق رکھا اور حَرمِ کعبہ میں بھی ظالمانہ طور پر بنو خزاعہ کا خون بہایا۔ اس حملے میں بنو خزاعہ کے 23 آدمی قتل ہو گئے۔ بنو خزاعہ پر حملہ کرنا یہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر حملہ کرنے کے مترادف تھا چنانچہ اس حادثے کے بعد قبیلہ بنو خزاعہ کے سردار عَمْرو بن سَالِم خزاعی نے 40 آدمیوں کا وَفد لے کر مدینے شریف میں بارگاہِ رِسالت میں حاضری دی اور اپنے قبیلے پر ہونے والے ظلم کی فریاد کرنے کے بعد اِمداد چاہی۔ یہی واقعہ فتحِ مکہ کا سبب بنا۔(1) چنانچہ صلحِ حدیبیہ کے کم و بیش دو سال بعد 10 رَمَضَانُ الْمُبَارَك آٹھ سنِ ہجری کو رَسُولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینۂ مُنَوَّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا سے تقریباً 10 ہزار اَفراد کا لشکر ساتھ لے کر مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعْظِیْمًا کی طرف روانہ ہوئے۔(2) مکۂ پاک سے ایک منزل کے فاصلے پر مقامِ "مَرُّ الظَّہْران" میں پہنچ کر اِسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا اور حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کو حکم دیا کہ ہر صحابی اپنی الگ الگ آگ جلائے۔

اَبُو سفیان کا قبولِ اِسلام

ابو سفیان جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے اپنے کچھ ساتھیوں کے ساتھ "مَرُّ الظَّہْران" آپہنچے اور دیکھا کہ میلوں تک آگ ہی آگ جل رہی ہے۔ یہاں پر انہیں حضرتِ سَیِّدُنا عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ملے اور انہیں سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں لے آئے۔ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَربارِ کَرم بار میں پہنچ کر ابو سفیان اور ان کے ساتھی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔(3)

---

1 ...... مدارج النبوۃ، قسم سوم، باب ہفتم، ۲/۲۸۱-۲۸۲ مرکز اھل سنت برکات رضا ھند - سیرتِ مصطفٰے، ص۴۱۲ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

2 ...... سیرۃ سید الانبیاء، ص۱۷۱

3 ...... مواھب اللدنیۃ، المقصد الاول، غزوۃ موتۃ، ۱/۳۱۱

فاتحِ اعظم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بے مثال عاجزی

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حِلْم و کَرم دیکھئے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مَکَّۂ مُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا کی سرزمین پر قدم رکھتے ہی جو پہلا حکم جاری فرمایا اس کے ہر لفظ میں رَحمتوں کے سمندر موجیں مار رہے تھے چنانچہ فرمایا: جو شخص ہتھیار ڈال دے اس کے لیے امان ہے۔ جو اپنا دروازہ بند کرلے اس کے لیے بھی امان ہے جو کعبے میں داخل ہو جائے اس کے لیے بھی امان ہے یعنی ان کو بھی مارا نہیں جائے گا۔[1] مکۂ پاک زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں داخل ہوتے وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی اونٹنی قصویٰ پر سوار تھے، سیاہ رنگ کا عمامہ سرِ انور سے برکتیں لے رہا تھا چاروں طرف مُسَلَّح لشکر حاضر تھا مگر اس قدر جاہ و جلال کے باوجود شہنشاہِ دو عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ تواضع یعنی عاجزی اور انکساری کا عالَم یہ تھا کہ آپ سر جھکائے سورۂ فتح کی تلاوت فرمارہے تھے اور آپ کا سرِ انور اونٹنی کے پالان سے لگ جاتا تھا۔[2]

کعبہ شریف کو بتوں سے پاک فرمانا

سُوال: کعبہ شریف کو بتوں سے پاک کرنے کا اِیمان افروز منظر بیان فرما دیجئے۔[3]

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے رِوایت ہے کہ جب نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَکَّۂ مُکَرَّمَہ میں فتح کے دِن داخل ہوئے تو کعبۂ مُقَدَّسہ کے گِرد 360 بُت نصب کیے ہوئے تھے ان بتوں کو لوہے اور رانگ سے جوڑ کر مضبوط کیا گیا تھا۔ سیدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک ہاتھ میں ایک لکڑی (Stick) تھی، حضورِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ مُبارک آیت ﴿وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۝﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۸۱) ترجمۂ کنزالایمان: ”اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مِٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔“ پڑھ کر اس لکڑی سے جس بُت کی طرف اِشارہ فرماتے جاتے وہ

❶...... مواھب اللدنیة، المقصد الاول، غزوۃ موتة، ۱/۳۱۴- مزید تفصیل جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب ”سیرتِ مصطفٰے“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

❷...... شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة، باب غزوۃ الفتح الاعظم، ۳/۴۳۲-۴۳۴ ملتقطاً دار الکتب العلمیة بیروت

❸...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

گِرتا جاتا تھا۔[1] پھر رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان بتوں کو جو عین کعبے کے اندر تھے سب کو نکالنے کا حکم فرمایا۔ جب تمام بتوں سے کعبۂ مُشَرَّفہ پاک ہو گیا تو رَحمتِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرتِ سَیِّدُنا اُسامہ بن زید، حضرتِ سَیِّدُنا بلال اور حضرتِ سَیِّدُنا عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو ساتھ لے کر خانۂ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے اور تمام گوشوں یعنی کعبہ شریف کے تمام کونوں پر تکبیر پڑھی اور دو رَکعت نماز بھی ادا فرمائی۔[2]

تم سے کعبے کی کُنجی لینے والا ظالم ہو گا

جب آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کعبۂ مُعَظَّمہ سے باہر تشریف لائے تو حضرتِ سَیِّدُنا عثمان بن طلحہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کو بُلا کر کعبے کی کُنجی ان کے ہاتھ میں عطا فرمائی اور اِرشاد فرمایا: یہ چابی لو، اب یہ ہمیشہ تمہارے پاس ہی رہے گی۔ جو اسے تم سے چھینے گا وہ ظالم ہو گا۔[3] مِراۃُ المناجیح میں ہے: اب تک کعبہ شریف کی چابی انہی کی اَولاد میں ہے اور اِنْ شَآءَ اللہ نہ کبھی ان کی نسل ختم ہو گی نہ کوئی ظالم بادشاہ ان سے چھین سکے گا۔ یزید اور حجاج بن یوسف جیسے ظالموں نے بھی اس چابی کو ہاتھ نہ لگایا۔[4]

فتحِ مکہ پر عام مُعافی کا اِعلان

سُوال: فتحِ مکہ کے موقع پر عام مُعافی کے اِعلان کا اِیمان افروز منظر بیان فرما دیجئے۔[5]

جواب: سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حَرَمِ اِلٰہی میں سب سے پہلا دَربارِ عام منعقد فرمایا جس میں اَفواجِ اِسلام کے عِلاوہ کُفار و مشرکین کے عوام و خواص کا ایک ہجوم تھا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیا اور پھر اہلِ مکہ کو مخاطب کر کے اِرشاد فرمایا: کیا تم کو معلوم ہے کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا مُعاملہ کرنے والا ہوں؟ اِس سُوال سے تمام مجرم و

---

1 ...... معجم صغیر، حرف الیاء، من اسمہ: یوسف، الجزء: ٢، ص١٣٦، حدیث: ١١٤٩ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... سیرتِ مصطفٰی، ص٤٣٦ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

3 ...... معجمِ اوسط، من اسمہ احمد، ١/١٥١، حدیث: ٤٨٨ دار الکتب العلمیۃ بیروت

4 ...... مراۃ المناجیح، ١/٤٢٩ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

5 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

خطاکار جنہوں نے برسوں تک آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر طرح طرح کے ظلم کیے تھے، حواس باختہ ہو کر کانپ اُٹھے لیکن اُمیدوں میں ڈوبے ہوئے لہجے میں عرض کی: اَخٌ کَرِیْمٌ وَابْنُ اَخٍ کَرِیْم "یعنی آپ کَرم والے بھائی اور کَرم والے باپ کے بیٹے ہیں۔" یہ سُن کر فاتحِ مکہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کریمانہ لہجے میں اِرشاد فرمایا: لَاتَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ فَاذْھَبُوْا اَنْتُمُ الطُّلَقَآءُ یعنی آج تم پر کوئی ملامت نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔[1] عَفْو و دَرگُزر اور مُعافی دینے کا جو بے مثال مُظاہرہ رَسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اِنسانی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ کفارِ مکہ اِس شانِ رَحمت کو دیکھ کر جُوق در جُوق بڑھ بڑھ کر حضور پُر نور رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارَک ہاتھ پر اِسلام قبول کرنے لگے۔[2] مِراٰۃُ المناجیح میں ہے: دو ہزار صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم فتحِ مکہ کے دِن اِسلام کی دولت سے مالا مال ہوئے۔[3]

اِسلام تلوار سے نہیں حُسنِ اخلاق سے پھیلا ہے

اِس واقعے سے ثابت ہوا کہ اِسلام تلوار کے زور سے نہیں حُسنِ اَخلاق سے پھیلا ہے۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے خون کے پیاسوں کو مُعافی دے دی، جس کا اتنا زبردست اثر ہوا کہ دو ہزار (2000) کفار مسلمان ہو گئے۔ بدقسمتی سے ہمارا یہ ذہن ہوتا ہے کہ اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے۔ اب شرافت کا دور نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کو مُعاف کر دیا جو خونخوار لوگ تھے، بُت پَرست کفار تھے، خون کے پیاسے تھے جنہوں نے سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بڑے ظلم ڈھائے تھے۔ آج کل اُن جیسے وحشی لوگ نہیں ہیں وہ تو اپنی بیٹیاں زندہ دفن کر دیتے تھے لیکن جب میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عام مُعافی کا اِعلان کیا تو ان کے دِلوں میں حقیقی مَدَنی اِنقلاب برپا ہو گیا۔ اِس سے ثابت ہوا کہ مُعافی اور دَرگُزر کا بڑا فائدہ ہوتا ہے، دُشمن کو بھی بندہ مُعاف کر دے تو اس کے دِل میں محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ کاش! ہم بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری سنَّت پر عمل کرنے والے بن جائیں کہ جو ہمیں تکلیف دے دُکھ

---

1. شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیة، باب غزوۃ الفتح الاعظم، ۳/۴۳۰
2. سیرتِ مصطفٰی، ص۴۵۴ مکتبة المدینہ باب المدینہ کراچی
3. مراٰۃ المناجیح، ۵/۴۹۳

دے یاستائے، ہم اسے مُعاف کر دیا کریں۔ قرآنِ پاک میں اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مُعافی کا حکم دیتے ہوئے اِرشاد فرمایا:﴿ خُذِ الْعَفْوَ ﴾ (پ۹، الاعراف:۱۹۹) ترجمۂ کنزالایمان: "اے محبوب! مُعاف کرنا اِختیار کرو۔" مُعاف کرنے سے عزت کم نہیں ہوتی بلکہ عزت بڑھتی ہے۔ مُعاف کرنے کا فائدہ ہی فائدہ ہے، نقصان کچھ بھی نہیں۔

رہے حیات کا گلشن ہرا بھرا یارَبّ

سُوال: وَسائلِ بخشش کے اِس شعر کی وَضاحت فرمادیجئے:

قضا پھٹک نہ سکے پاس، دے بہار ایسی
رہے حیات کا گلشن ہرا بھرا یا رَبّ

جواب: قضا موت اور تقدیر کو بولتے ہیں۔ شعر میں قضا کا لفظ سُن کر میں چونکا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ موت قریب نہ آئے۔ دَراصل شعر میں قضا کا لفظ نہیں بلکہ خزاں کا لفظ ہے۔

خزاں پھٹک نہ سکے پاس، دے بہار ایسی
رہے حیات کا گلشن ہرا بھرا یا رَبّ (وسائلِ بخشش)

خزاں یہ بہار کا اُلٹ ہے، اس موسم میں پتے جھڑتے اور باغ ویران اور بے رونق ہو جاتے ہیں۔ اب اس مصرعے "خزاں پھٹک نہ سکے پاس دے بہار ایسی" کا مطلب یہ ہو گا کہ یَا اللہ! ایسی بہار مجھے دے، ایسا مجھے سَدا بہار کر دے کہ میرے قریب بھی خزاں نہ آئے جو مجھے ویران کر دے۔ "رہے حیات کا گلشن ہرا بھرا یارَبّ" یعنی میری زندگی کا باغ سَدا بہار ہو جائے، نیکیوں، عبادتوں اور خوشیوں سے ہر وقت ہرا بھرا رہے۔ باطِل خوشیاں بھی ہوتی ہیں جیسا کہ آدمی حرام کام کر کے بھی خوشیاں حاصل کرتا ہے تو ایسی خوشیوں پر تُھو ہے۔ ہمیں وہ خوشیاں چاہئیں جو ہمارے اِیمان کی جِلا کا باعث بنیں، ہماری آخرت کی بہتری کا سبب بنیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ اِفطار کے وقت روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں: ایک تو اِفطار کرنے کی خوشی اور دوسری خوشی اس وقت ہو گی جب قیامت کے دِن یا جنَّت میں اللہ پاک کا

دیدار ہو گا۔[1] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ! ہمیں یہ خوشیاں چاہییں، ہمیں مدینے کی حاضری کی خوشی چاہیے، مَغْفِرَت کی خوشی چاہیے، جہنم سے آزادی کی خوشی چاہیے، ماں باپ کے راضی ہونے کی خوشی چاہیے۔ اللہ کریم عشرۂ مَغْفِرَت کے صَدقے ساری خوشیاں ہمیں عطا کر دے۔ کاش! ہم پر یہ کَرم ہو جائے ورنہ تو ہم اِعتراف کرتے ہیں کہ ماہِ رَمضان میں نیک عمل کچھ بھی نہیں کیا۔ اللہ پاک کریم ہے، بس وہ اپنے کرم سے ہم سب کی مَغْفِرَت فرما دے اور ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

لے پالک کا پالنے والی کے بھائیوں سے پَردہ

سُوال: میرے بچوں کی امی کو ان کے ماموں نے پالنے کے لیے لیا تھا۔ ماموں کی کوئی اَولاد نہیں ہے اور وہ میرے بچوں کی امی کے رضاعی ماں باپ بھی نہیں ہیں، کیا ماموں ممانی کے حقوق سگے ماں باپ کی طرح ہوں گے؟ نیز ممانی کے شادی شدہ بھائیوں سے پَردے کا کیا حکم ہو گا؟

جواب: اگر ماموں نے پالا ہے تو وہ سگے ماں باپ کی جگہ پر نہیں آئیں گے۔ ممانی جبکہ رضاعی ماں نہیں ہے تو اس کے بھائیوں سے پَردہ ضروری ہے اگرچہ بھانجی لے پالک ہو یا نہ ہو۔ یوں ہی اگر ماموں کی اولاد ہوتی تو اس لے پالک بھانجی کا ان سے بھی پَردہ ہوتا۔

اِستِغْفَار کے کیا معنیٰ ہیں؟

سُوال: اِستِغْفَار کے کیا معنیٰ ہیں؟

جواب: اِستِغْفَار کے ایک معنیٰ توبہ کرنا، مَغْفِرَت چاہنا ہیں۔

دَوائیوں میں ریگ ماہی اور بیر بہٹی اِستعمال کرنے کا شرعی حکم

سُوال: ہم حکیموں کی دَوائیوں میں "ریگ ماہی" نامی مچھلی اور "بیر بہٹی" نامی کیڑا اِستعمال ہوتا ہے تو ان کے بارے میں ہماری راہ نمائی فرما دیجیے کہ یہ حلال ہیں یا حرام؟ (ایک حکیم صاحب کا سُوال)

---

1 ...... بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ "یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلٰمَ اللّٰہِ"، ۴/۵۷۲، حدیث ۷۴۹۲ دار الکتب العلمیۃ بیروت

جواب:ریگ ماہی یعنی ریگستان کی مچھلی یہ ایک جانور ہے جو چھپکلی سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے اور جہاں دیسی دَوائیاں ملتی ہیں وہاں اسے جار(مٹی یا شیشے کے مَرتبان) میں سُوکھا کر رکھا جاتا ہے اور دکاندار اسے وزن کے لحاظ سے بیچتے ہیں یہ حرام ہے۔[1] اِسی طرح بیر بہٹی جیسا کہ سُوال میں بتایا گیا کہ یہ ایک کیڑا ہے تو یہ بھی حرام ہے اور ان کے علاوہ بھی حکمت کی دَواؤں میں کچھ ایسی چیزیں ڈالی جاتی ہیں جو کہ حرام ہوتی ہیں۔ مشکل یہ ہے کہ حکیموں کی دَوائیں پاک سمجھی جاتی ہیں حالانکہ حکیموں کی دَوائیں بنانے والے حرام چیزیں اِستعمال کرتے ہیں۔ کسی خوفِ خُدا رکھنے والے حکیم نے یہ سُوال کیا ہے تو حکمت کی دَوا کسی خوفِ خُدا والے حکیم سے لی جائے یا جب کبھی بازار سے بھی حکمت کی دَوا لیں تو پہلے کسی خوفِ خُدا والے حکیم سے مشورہ کرلیں کہ اس دَوا میں کوئی حرام چیز تو نہیں ہے؟ یاد رکھیے! حکمت کی دَواؤں میں حرام چیزیں شامل ہوتی ہیں مگر ہر دَوا میں حرام چیزیں شامل ہوتی ہوں یہ ضَروری نہیں ہے۔ ممکن ہے آپ کوئی معجون یا چورن لیں اور اس میں کوئی حرام جانور پیس کر ڈالا گیا ہو کیونکہ اُمَّت کی حالت بہت خراب ہے اور پیسوں کے لیے لوگ بہت کچھ کر ڈالتے ہیں۔ بعض اوقات حرام چیزوں کا Alternate (یعنی نعم البدل) ہوتا ہے مگر وہ مہنگا ہوتا ہے اس لیے اُسے دَواؤں میں نہیں ڈالا جاتا مثلاً بعض دَواؤں میں پانی کی بلی کے خصیے اِستعمال ہوتے ہیں حالانکہ ان کا Alternate (یعنی نعم البدل) ایک جڑی بوٹی کی صورت میں موجود ہے مگر وہ جڑی بوٹی بہت مہنگی ہے، مثال کے طور پر پانی کی بلی کا خصیہ 10 روپے میں آتا ہے اور جڑی بوٹی 100 روپے میں آتی ہے تو اب 10 روپے کی جگہ 100 روپے کون خرچ کرے گا؟ مجھے ایک حکیم صاحب نے بتایا تھا کہ پانی کی بلی کے خصیے کی جگہ جو جڑی بوٹی اِستعمال ہوتی ہے اس کا بھاؤ خصیے کے مقابلے میں 15 گنا زیادہ ہے۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب آپ کے ساتھ تعلقات قائم ہوئے اور پتا چلا کہ بلی کے خصیے ڈالنا غَلَط ہے تو میں نے توبہ کرلی اور اب میں خصیے کی جگہ دَواؤں میں مہنگی والی جڑی بوٹی ڈالتا ہوں۔ اِسی طرح اور بھی بڑی گندی گندی چیزوں کے ذَریعے علاج ہوتے ہیں اور حکمت کی دَواؤں میں کیڑے مکوڑے اور لال بیگ وغیرہ ڈالے جاتے ہیں مگر یہ ہر دَوا میں نہیں ڈالے جاتے اور ہر ڈاکٹر اور ہر حکیم ایسی چیزیں دیتا ہو یہ ضَروری نہیں ہے جیسا کہ ابھی میں نے خوفِ خُدا والے حکیم

[1] فتاویٰ رضویہ، ۲۰ / ۳۳۳

صاحب کے بارے میں بتایا تو اِسی طرح اور بھی خوفِ خُدا والے حکیم اور ڈاکٹر آپ کو ملیں گے جو مریضوں کو ایسی چیزیں نہیں دیتے ہوں گے۔

بیماریوں میں تحقیق کرکے دَوا اِستعمال کرنے کا ذہن کیسے بنائیں؟

سُوال: ایک تو اتنی بیماریاں اور تکلیفیں ہوتی ہیں اور پھر دَوا بھی پئیں تو پہلے تحقیق کریں تو یوں تحقیق کرنے کا ذہن کس طرح بنے گا؟(رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: میں نے تو مشورہ دیا ہے کہ دَوا کے بارے میں کسی خوفِ خُدا والے ڈاکٹر یا حکیم سے پوچھ لیں اور پھر اِستعمال کریں۔ اچھا مشورہ دینے والے ڈاکٹر اور حکیم بھی موجود ہیں ورنہ اگر سب ہی مریضوں کا گلا گھونٹ رہے ہوتے تو دُنیا پلٹ جاتی اور عجیب سی ہو جاتی تو یوں اچھے اچھے ڈاکٹر بھی موجود ہیں اگرچہ ان کی تعداد کم ہے مگر ڈھونڈنے سے سب کچھ مل جاتا ہے۔ڈاکٹروں کی ایک تعداد ہے جو اچھے مشورے دیتی ہے اور بعض اوقات آپریشن کا بھی آپشن ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر خود ہی آپریشن کرنے سے منع کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم آپریشن کے بجائے دَواؤں کے ذَریعے آپ کا مسئلہ حل کر دیں گے حالانکہ آپریشن کا خرچہ لاکھ (100000) روپیہ ہوتا ہے جبکہ دَواؤں میں دس ہزار (10000) تو اِس طرح ڈاکٹر اپنی فیس 200،500 یا 1000 روپے لے کر لاکھ (100000) روپے والا آپریشن چھوڑ دیتے ہیں۔ جو ڈاکٹر لوگوں کی جانوں سے نہیں کھیلتے اور صحیح مشورہ دیتے ہیں اللہ پاک ایسے ڈاکٹروں کو اور بَرَکت دے۔ڈاکٹروں کو یہ سوچنا ہو گا کہ آج یہ نوجوان علاج کے لے آیا ہے تو اگر کل اس کی جگہ میرا بیٹا آ گیا تو کیا میں آپریشن کے لیے اس پر بھی چُھری چلا دوں گا تو یوں انہیں اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے۔

تَراوِیح کی رَکعتوں کی گنتی کے لیے تسبیح کا اِستعمال کیسا؟

سُوال: کیا تَراوِیح کی رَکعتوں کی گنتی کے لیے تسبیح کا اِستعمال جائز ہے؟

جواب: تَراوِیح کی رَکعتوں کی گنتی کے لیے اپنے پاس تسبیح رکھ سکتے ہیں۔ میں بھی کھجور کے دس بیج اپنے پاس رکھتا ہوں اور دو دو رَکعت پڑھ کر ایک ایک بیج ہٹاتا رہتا ہوں تاکہ گنتی بھول نہ جائے تو یوں اپنے پاس تسبیح رکھنے میں کوئی حَرَج نہیں

ہے۔میں بیچ ہاتھ میں نہیں رکھتا سائیڈ میں رکھتا ہوں اور یہ میرا برسوں سے معمول ہے کیونکہ حفاظتی اُمور کے مَسائل کی وجہ سے میں عوام میں تَراوِیح نہیں پڑھ سکتا۔

قرآنِ کریم قبرستان لے جانے میں حرج نہیں

سُوال: کیاایصالِ ثواب کے لیے قرآنِ کریم قبرستان لے جاکر پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: ایصالِ ثواب کے لیے قرآنِ کریم قبرستان لے جاکر پڑھنے میں کوئی حَرج نہیں ہے۔

مکروہ وقت کے عِلاوہ کسی بھی وقت اِحرام کے نفل پڑھے جاسکتے ہیں

سُوال: کیااِحرام باندھنے کے بعد نفل کسی بھی وقت ادا کیے جاسکتے ہیں؟

جواب: جب اِحرام والی چادریں لپیٹ لیں تواِحرام کی نیت کرنے سے پہلے دو رَکعت نماز نفل پڑھ لیں اور اگر کسی نے دو رَکعت نہیں پڑھیں اور اِحرام کی نیت کر کے لَبَّیْک کہہ لیا تو نیت ہو جائے گی۔ اِحرام کی چادریں اوڑھ کر جو دو رَکعت نفل نماز پڑھی جاتی ہے یہ سنَّت ہے[1] لہٰذا پڑھنی چاہیے مگر مکروہ وقت میں نفل پڑھنا جائز نہیں ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی عمرہ کرنا چاہتا ہے لیکن مکروہ وقت ہوتا ہے مثلاً صبح صادق ہو گئی اور اب کوئی اِحرام باندھ کر جلدی جلدی عمرہ کرنا چاہتا ہے تو وہ صبحِ صادق کے بعد نفل نہیں پڑھ سکتا لہٰذا بغیر نفل پڑھے بھی اِحرام کی نیت کرنے میں کوئی مُضایقہ نہیں ہے۔ مکہ شریف میں رہنے والوں کو یہ صورت پیش آتی رہتی ہے۔

گھر کو امن کا گہوارہ بنانے کا طریقہ

سُوال: جو خاوند اپنی بیوی سے چھوٹی چھوٹی بات پر ناراض ہو جاتے ہیں ان کے لیے کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرمادیجیے۔
(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: خدا جانے وہ چھوٹی چھوٹی باتیں کس طرح کی ہیں مثلاً شوہر آیا بیوی نے کچھ بھی نہیں کہا اور خالی منہ پھلا لیا تو اب یہ چھوٹی بات ہے یا بڑی بات؟ وہ تھکا ہارا آیا تو اسے کچھ دلاسے کی، تسکین کی اور پانی کا گلاس پیش کرنے کی حاجت ہے جبکہ

---

1 فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۷۸۱

بیوی اس کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کے بجائے منہ پھلا کر بیٹھی ہوئی ہے تو منہ پھلا کر بیٹھ جانا اگرچہ بات چھوٹی ہے لیکن اس سے شوہر کی کھوپڑی گھوم سکتی ہے تو یوں بعض اوقات وہ بات جس کو ہم چھوٹی سمجھتے ہیں شوہر کے نزدیک وہ بڑی ہوتی ہے۔ یاد رکھیے! بات بڑی ہو یا چھوٹی، ظلم سے سب کو بچنا ہے اور اپنے گھر کو امن کا گہوارہ بنانے کے لیے سب کو اپنے اندر قوتِ بَرداشت کو پیدا کرنا ہے، نہ بیوی کو لڑائی جھگڑے کا موقع دینا چاہیے اور نہ شوہر کو بات بات پر گرج چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش کا روپ دھارنا چاہیے۔

وزن کے حساب سے عطر بیچنا کیسا؟

سُوال: عطر بیچنے والے عطر چیک کروانے کے لیے عطر کی شیشی سے کئی کئی لوگوں کے ہاتھوں پر عطر لگاتے ہیں تو اس طرح اس میں سے کچھ عطر کم بھی ہو جاتا ہے تو کیا اس طرح کچھ کم وزن والی شیشی کو پورا وزن بتا کر بیچنا دُرُست ہے؟

جواب: اس طرح کا عُرف تو ہے کہ عطر بیچنے والے وزن کا کہہ کر نہیں دیتے بلکہ اس طرح بیچتے ہیں کہ یہ بوتل اتنے کی ہے لیکن وزن کا کہہ کر بھی عطر بیچتے ہیں مثلاً پہلے تولے کے حساب سے عطر بکتا تھا کہ آدھا تولہ ہے مگر اب گرام کے حساب سے بکتا ہوگا مثلاً یہ پانچ گرام کی بوتل اتنے کی ہے حالانکہ اس سے ایک گرام نکل چکی ہوتی ہے، اسی طرح بوتلوں میں بھی مَسائل ہوتے ہیں کہ بعض بوتلوں کے پیندے موٹے ہوتے جس کی وجہ سے اُن میں عطر کم جاتا ہے اس لیے وزن کے بجائے یہ کہہ کر عطر بیچنے میں عافیت ہے کہ یہ شیشی اتنے کی ہے۔

ریکارڈ شُدہ آیتِ سجدہ سننے کا شرعی حکم

سُوال: کیا موبائل وغیرہ پر ریکارڈ تلاوتِ قرآن سنتے ہوئے آیتِ سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت لازم ہو جائے گا؟

جواب: ریکارڈ شُدہ آیتِ سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا۔(1)

جَل کر مَرنے والے کو نزع کی سختیاں زیادہ ہوتی ہیں یا گِر کر مَرنے والے کو؟

سُوال: جو شخص جَل کر مَرا اس کی نزع کی سختیاں زیادہ ہوں گی یا جو 20 منزلہ بلڈنگ سے گِر کر مَرا اس کی نزع کی

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص۴۱۸ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

سختیاں زیادہ ہوں گی؟

جواب: اللہ پاک نزع کی سختیوں سے امن نصیب فرمائے۔ خدا ہی بہتر جانے کہ کس کو نزع کی سختیاں کم ہوتی ہیں اور کسی کو زیادہ؟ جس شخص نے خودکشی نہیں کی بلکہ ویسے ہی آگ میں جھلس کر فوت ہوا تو وہ شہادت کا رُتبہ پا گیا۔(1) بہر حال نزع کی سختیاں اللہ پاک کی مَرضی پر ہیں۔

مسلمان جنات کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں

سُوال: کیا مسلمان جنات کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مسلمان جنات کو اِیصالِ ثواب کر سکتے ہیں۔

حُدودِ حَرم میں عمرے کی نیت نہیں ہو سکتی

سُوال: اگر کوئی میقات میں رہتا ہو تو کیا وہ حُدودِ حرم میں جا کر عمرے کی نیت کر سکتا ہے؟

جواب: حَرم کی حُدود سے باہر جانا پڑے گا جیسے مسجدِ عائشہ کہ وہ حِل میں ہے۔(2)

"جو اللہ پاک چاہتا ہے وہی ہوتا ہے" کی وَضاحت

سُوال: جو اللہ پاک چاہے وہی ہوتا ہے اِس حدیثِ پاک کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: یہ مسلمان کا مُسَلَّمہ عقیدہ ہے کہ جو اللہ پاک چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، یعنی اگر ساری کائنات کچھ چاہے اور اللہ پاک نہ چاہے تو کچھ بھی نہیں ہو گا اور وہی ہو گا جو اللہ پاک چاہے گا تو ان الفاظ کے معنیٰ بالکل واضح ہیں۔ اب کوئی کہے کہ کھانا کھالو تو اس سے کوئی نہیں پوچھے گا کہ اس کے معنیٰ کیا ہیں؟ ہاں! وہ پوچھے گا جس کو اُردو نہیں آتی ہو گی۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) حقیقی چاہنا تو اللہ پاک ہی کا چاہنا ہے لیکن ایسا نہیں ہے کہ اس کا معنیٰ پھر یہ بیان کر دیا جائے کہ اللہ پاک کے پیاروں کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، اللہ پاک کے پیارے بندے اللہ پاک کی دی ہوئی

---

1 ...... ابو داود، کتاب الجنائز، باب فی فضل من مات فی الطاعون، ۳/۲۵۳، حدیث: ۳۱۱۱ دار احیاء التراث العربی بیروت

2 ...... ھدایہ، کتاب الحج، ۱/۱۳۴ دار احیاء التراث العربی بیروت

طاقت سے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں اور جو وہ کرتے ہیں اس میں بھی اللہ پاک کا اِذن ہی ہوتا ہے۔(اس پر امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اِرشاد فرمایا:) جسے اللہ پاک کے پیاروں سے دُشمنی ہو گی وہی ایسی بات کرے گا۔ دیکھئے!ڈاکو بھی چاہتا ہے تو گولی مار ہی دیتا ہے مگر اس کے بارے میں کبھی بھی وَسوسہ نہیں آئے گا اور نہ کوئی یہ کہے گا کہ ڈاکو نے گولی ماری اور بندہ مَر گیا تو یہ شرک ہو گیا۔اسی طرح کسی نے قتل کر دیا اور اب وہ کچہری میں جائے اور جج کے پاس کھڑا ہو کر کہے کہ میں نے قتل نہیں کیا، اللہ پاک نے چاہا تو میں نے فائر کر دیا اور یہ بندہ مر گیا تو اس کی یہ دَلیل نہیں چلے گی۔ یاد رکھیے! یہ عالَمِ اَسباب ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ اللہ پاک چاہے گا تو ہی ہو گا اور اگر اللہ پاک نہ چاہے تو نہیں ہو گا جیسا کہ دیوار میں سر ماریں گے تو سر پھٹے گا اور چوٹ لگے گی لیکن اگر اللہ پاک نہیں چاہے گا تو آپ بھلے زور زور سے سر مارتے رہیں نہیں پھٹے گا۔

مسجد کا دَروازہ بند کرنے کے لیے مُعْتَکِف کو خارجِ مسجد جانے کی اِجازت نہیں

سُوال: کیا مُعْتَکِف اسلامی بھائی مسجد کا دَروازہ باہر سے بند کرنے کے لیے خارجِ مسجد جاسکتے ہیں؟

جواب: مسجد کا دَروازہ تو خارجِ مسجد نہیں بلکہ اندر ہی ہوتا ہے لہٰذا مُعْتَکِف اندر سے دَروازہ بند کر دے اور اگر باہر سے دَروازہ بند کرنے کی ضَرورت ہے تو کسی غیر مُعْتَکِف کو بھیج دیا جائے اور وہ باہر سے بند کر دے۔ دَروازہ بند کرنا ایسی ضَرورت نہیں کہ جس کے لیے مُعْتَکِف کو مسجد سے باہر جانے کی اِجازت دے دی جائے کیونکہ یہ نہ تو شرعی حاجت ہے اور نہ ہی طبعی حاجت۔

کیا فطرے کے لیے بھی سال گزرنا شرط ہے؟

سُوال: رَمَضَانُ الْمُبَارَک کے آخری عشرے میں جو پورے مہینے کا فطرہ ادا کیا جاتا ہے اس کی وہی شرائط ہیں جو زکوٰۃ کے فرض ہونے کی شرائط ہیں تو ہم سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تو فطرہ کیوں ادا کرتے ہیں؟(ریکارڈ شدہ سُوال)

جواب: صَدَقۂ فطر نہ رَمَضَانُ الْمُبَارَک میں واجب ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے آخری عشرے میں واجب ہوتا ہے بلکہ صدقۂ فطر عیدُ الفطر کی صبحِ صادق کے وقت مالکِ نصاب پر دِیگر شرائط پائے جانے کے ساتھ اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ

اَولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہوتا ہے اس کے لیے سال گزرنا شرط نہیں ہے۔[1]

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب تشریف فرما مفتی صاحب نے فرمایا:) زکوٰۃ اور صَدقۂ فطر کے نصاب میں فرق ہے، صدقۂ فطر کے لیے مالِ نامی جیسے سونا، چاندی یا مالِ تجارت ہونا شرط نہیں ہے بلکہ کسی کے پاس اس کے علاوہ بھی ضَرورت سے زیادہ سامان ہو جو ساڑھے باون تولے چاندی کی رَقم کو پہنچ جائے تو اس پر اگرچہ زکوٰۃ فرض نہیں ہے مگر صدقۂ فطر واجب ہے۔[2] جیسے کسی کے پاس فالتو کپڑے ہوں یا ضَرورت سے زیادہ موبائل فون یا گھڑیاں ہوں یوں ہی جوتوں کے ڈھیر پڑے ہوں جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا اس کے برابر کی رقم کے ہوں تو اس پر صدقۂ فطر ادا کرنا واجب ہو گا ان چیزوں کی وجہ سے زکوٰۃ واجب نہیں ہو گی جبکہ اس کے علاوہ مالِ نامی نصاب کے برابر اور حاجتِ اصلیہ سے زائد نہ ہو۔

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) اگر کسی کے پاس اس طرح کا سامان ضَرورت سے زیادہ ہو کہ جس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہوتی اور وہ نصاب کے برابر ہو جائے تو یہ شخص زکوٰۃ لینے کا بھی مستحق نہیں ہو گا یعنی اس کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔[3] بعض اوقات لوگ خود کو فقیر کہہ رہے ہوتے ہیں حالانکہ ان کے گھر میں ایک سے ایک ڈیکوریشن کی چیزیں ہوتی ہیں جو بالکل بھی ان کی ضَرورت کی نہیں ہوتیں اور وہ فقیر شرعی کی تعریف پر پورا نہیں اُتر رہے ہوتے۔ یوں ہی بیوہ عورت ہوتی ہے اس کے پاس نصاب کے برابر سونا ہوتا ہے اس کے باوجود وہ یہ کہہ کر زکوٰۃ لے رہی ہوتی ہے کہ میں کماتی نہیں ہوں حالانکہ ایسی عورت کو چاہیے کہ وہ زکوٰۃ لینے کے بجائے اپنی زکوٰۃ ادا کرے۔ نیز زکوٰۃ دینے والوں کو بھی چاہیے کہ وہ ایسی عورت کو ہر گز زکوٰۃ نہ دیں کیونکہ بیوہ ہونا مستحق ہونے کی دَلیل نہیں ہے، کئی شادی شُدہ خواتین مستحقِ زکوٰۃ ہوتی ہیں ان کو زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

مُسافر جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو کیا حکم ہے؟

سُوال: اگر کوئی مُسافر دَورانِ سفر ویسے ہی یا پیاس کی شِدَّت کی وجہ سے روزہ توڑ دے تو اس پر صرف قضا ہو گی یا کفارہ

1 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الزکاۃ، الباب الثامن فی صدقۃ الفطر، ١/ ١٩٢ ملتقطاً دار الفکر بیروت

2 ...... درمختار، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، ٣/ ٣٦٥ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت

3 ...... ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، مطلب فی زکاۃ ثمن المبیع وفاء، ٣/ ٢١٨ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت

بھی لازم آئے گا؟(ریکارڈ شدہ سُوال)

جواب: شرعی مُسافر ہے تو صِرف قضا لازم ہو گی۔[1]

کیا امام صاحب کے مصلے پر پاؤں رکھنے سے اَعمال بَرباد ہو جاتے ہیں؟

سُوال: سنا ہے امام صاحب کے مصلے پر بِلا ضَرورت پاؤں رکھنے سے ساری زندگی کے اَعمال بَرباد ہو جاتے ہیں کیا اس کی کوئی شرعی حیثیت ہے؟(SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اِس کی شرعی حیثیت یہ ہے کہ ایسی باتیں نہ کی جائیں اور نہ ایسا عقیدہ رکھا جائے کیونکہ یہ سب عوامی باتیں ہیں۔ امام صاحب کی غیر موجودگی میں مؤذن صاحب جو نائب امام ہوتے ہیں وہ نماز پڑھائیں گے تو مصلے پر پاؤں تو رکھیں گے۔

اِجتماع گاہ میں خوشبو کا چھِڑکاؤ کرنا کیسا؟

سُوال: جمعہ اور عیدین کے دِن مَساجد میں بعض لوگ خوشبو کا چھِڑکاؤ کرتے ہیں اور جہاں سے گزرتے ہیں لوگ انہیں رقم دیتے ہیں کوئی 10 روپے دیتا ہے تو کوئی 20 روپے تو کوئی 50 روپے دے دیتا ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟(ریکارڈ شدہ سُوال)

جواب: یہ نئی بات سنی ہے کہ ایسا بھی ہو رہا ہے۔ بہر حال یہ چھِڑکاؤ کرنے والا رقم لے یا نہ لے اِس طرح سب پر خوشبو چھِڑکنا دُرُست نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کسی کو اس سے الرجی ہو اور وہ اس سے تکلیف محسوس کرے، پھر اس طرح چھِڑکنے میں پرفیوم کا قطرہ کسی کی آنکھ میں چلا گیا تو وہ آزمائش میں آجائے گا۔ رہی بات رقم دینے کی تو اگر کوئی اس کے مطالبے کے بغیر اپنی خوشی سے رقم دے دے تو کوئی حرج نہیں اور اگر یہ طے ہے کہ خوشبو چھِڑکنے والے کو رَقم دینی ہو گی نہ دینے پر یہ بُرا بھلا کہے گا یہ دُرُست نہیں اور طعن و تشنیع سے بچنے کے لیے کچھ رَقم دی تو یہ رِشوت ہو گی اس میں اگرچہ دینے والا تو گناہ گار نہیں ہو گا کہ اس نے شر سے بچنے کے لیے رِشوت دی ہے لیکن لینے والا ضَرور گناہ گار ہو گا۔ یہ چھِڑکاؤ کرنے کا رَواج ختم ہونا چاہیے۔ یاد رَکھیے! کسی بھی اِجتماعِ ذِکر و نعت یا جلسوں میں اس طرح خوشبو کا چھِڑکاؤ لوگوں کی تکلیف کا باعث ہوتا ہے۔ ہو سکتا ہے جو ایسا کرتے ہیں وہ اس کو ثواب سمجھتے ہوں۔ پھر فضا میں چھِڑکاؤ کرنا الگ ہے اور کسی

---

1 ...... فتاویٰ ھندیة، کتاب الصوم، الباب الخامس فی الاعذار التی تبیح الافطار، ۱/۲۰۶

بندے پر چھڑک دینا الگ، لیکن جب فضا میں چِھڑکاؤ کریں اس وقت بھی یہی خیال رکھیں کہ لوگوں پہ آکر نہ گرے۔ بہر حال بہتر یہی ہے کہ اس کے علاوہ بہت سارے کرنے والے کام ہیں وہ کیے جائیں اس میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ کرنے والے کام کرو ورنہ نہ کرنے والے کاموں میں جا پڑو گے۔

نمازیوں کو عطر لگانے سے متعلق مَدَنی پھول

سُوال: بعض اسلامی بھائی عین نماز سے پہلے دوسروں کو عطر لگانا شروع کر دیتے ہیں، وہ عطر کبھی موافق ہوتا ہے کبھی نہیں ہوتا، بعض اوقات عطر کی کوالٹی میں بھی فرق ہوتا ہے اِس حوالے سے مَدَنی پھول عطا فرما دیجیے۔

جواب: یہ عمل مَشائخ کے یہاں دیکھا ہے لوگ لگا رہے ہوتے ہیں اس میں یہی سمجھ آتا ہے کہ اگر عطر موافق نہ ہو تو خود منع کر دے۔ میں نے سیدی قطب مدینہ مولانا ضیاء الدین احمد قادری مدنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے یہاں دیکھا ہے کہ لوگ عطر لگا رہے ہوتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی وفات کے بعد جانشینِ قطبِ مدینہ حضرت مولانا حافظ فضل الرحمن قادری مَدَنی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے یہاں بھی عطر لگاتے ہوئے دیکھا ہے جس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اکثریت عطر لگواتی ہے تو جس کو عطر موافق نہ ہو یا وہ نہ لگوانا چاہے تو اپنا ہاتھ کھینچ لے۔

نئے نوٹ زیادہ رَقم دے کر خریدنا کیسا؟

سُوال: نئے نوٹ پرانے نوٹوں کے بدلے میں کمی زیادتی کے ساتھ خریدنے کا کیا حکم ہے کیا یہ سود ہے؟

جواب: ایک نشست میں لین دین ہو تو جائز ہے جیسے 100 کا نوٹ چمکتا ہوا لیا اور اس کے عوض 101 روپے اسی مجلس میں دے دیئے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ قانوناً جُرم نہ ہو، اگر قانوناً جُرم ہے تو بچنا چاہیے۔

کیا مُردوں کو اِیصالِ ثواب پہنچتا ہے؟

سُوال: اگر ہم کسی بزرگ کی وفات کے بعد انہیں اِیصالِ ثواب کریں تو کیا ان کو معلوم ہوتا ہے اور وہ ہمارے لیے دُعا کرتے ہیں جیسے دُنیا میں ہمارے لیے دُعا کرتے تھے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: بزرگ ہو یا غیر بزرگ مسلمان کو جب بھی اس کا کوئی عزیز وغیرہ اِیصالِ ثواب کرتا ہے تو اس کو پتا چل جاتا ہے

کہ فلاں کی طرف سے مجھے یہ تحفہ بھیجا گیا ہے اور یوں اس کو خوشی ہوتی ہے۔ البتہ دُعا کرتے ہیں یا نہیں اس کا مجھے یاد نہیں اور اس حوالے سے کہیں کچھ پڑھا بھی نہیں۔

فوت شُدہ کی ایک نماز کا فدیہ کتنا ہوتا ہے؟

سُوال: کسی فوت شُدہ مسلمان کے روزے رہ جائیں تو اس کے ایک روزے کا فدیہ 100 روپے یعنی ایک صدقۂ فطر کے برابر ہوتا ہے اگر کسی کی نمازیں رہ جائیں تو اس کی نمازوں کا بھی یہی فدیہ ہوگا؟ (ریکارڈ شدہ سُوال)

جواب: 100 روپے یہ صرف اس سال یعنی ۱۴۴۰ سن ہجری کے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے لیے ہے بلکہ اس میں بھی اِحتیاطاً تاریخ بتانی چاہیے کہ آج کی تاریخ کا فدیہ 100 روپے ہے کیونکہ کل گندم کی قیمت میں اِضافہ ہو گیا تو صدقۂ فطر کی رقم بھی بڑھ جائے گی جیسے 125 یا 110 روپے ہو سکتی ہے۔ عام طور پر ایسا ہوتا نہیں اسی وجہ سے عُلَمائے کِرام ایک مَخْصُوص رقم بیان کر دیتے ہیں۔ ورنہ اصل صدقۂ فطر دو کلو میں 80 گرام کم گندم یا اس کی قیمت ہے۔[1] یوں ہی (چار کلو میں 160 گرام کم) کھجور یا کشمش یا ان کی قیمت سے بھی صَدقۂ فطر دیا جا سکتا ہے۔

بہر حال فوت شُدہ شخص کے ایک روزے کا فدیہ ایک صدقۂ فطر کے برابر ہوتا ہے اس کی اَدائیگی کے بعد اللہ پاک کی رَحمت سے اُمید کی جا سکتی ہے کہ اللہ پاک کرم فرمائے گا۔ نیز فوت شُدہ کی ایک فرض نماز کا فدیہ بھی صدقۂ فطر کے برابر ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! نمازِ عشا کے دو فدیے ادا کیے جائیں گے ایک فرض نماز کا اور ایک وتر کا۔[2]

کیا زکوٰۃ صِرف رقم سے ہی ادا ہوتی ہے؟

سُوال: میرے پاس گھر میں زیورات ہیں جن کی زکوٰۃ کی رقم 9925 روپے بن رہی ہے حالانکہ میری کل تنخواہ ہی 14000 روپے ہے میں اِس حوالے سے کیا کروں میری اتنی تنخواہ نہیں ہے اگر یہ زکوٰۃ میں دے دی تو میرے پاس کوئی خاص رقم نہیں بچے گی؟ (ریکارڈ شُدہ سُوال)

1. فتاویٰ رضویہ، ۱۰/ ۲۹۵ ماخوذاً- تحقیقات امام علم و فن، ص ۲۱۳ امام احمد رضا اکیڈمی بریلی شریف
2. درمختار، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، ۲/ ۶۴۳ ماخوذاً

جواب: زکوٰۃ دینا فرض ہے اگر سونے کی مقدار زیادہ ہے تو سونا بھی زکوٰۃ میں دیا جا سکتا ہے یوں ہی کپڑے اور اناج بھی زکوٰۃ میں دیئے جا سکتے ہیں۔ یاد رکھیے! زکوٰۃ فرض ہے اور ادا کرنا لازم ہے، نہیں دیں گے تو گناہ گار ہوں گا۔ جب اللہ پاک کی راہ میں یہ مال خرچ کریں گے تو وہ اس میں بَرکت دے گا اور اِنْ شَآءَ اللہ تنخواہ بڑھ جائے گی بلکہ اپنا کاروبار ہو جائے گا۔ اس میں سلامتی کی راہ یہ ہے کہ پیشگی (یعنی ایڈوانس) سارا سال تھوڑی تھوڑی رَقم زکوٰۃ کی مد میں دیتا رہے اس طرح زیادہ رقم بھی ایک ساتھ نہیں دینا پڑے گی اور بآسانی زکوٰۃ بھی ادا ہو جائے گی۔

جماعت میں مقتدی تکبیرِ قنوت کہہ کر رُکوع میں چلا جائے تو؟

سُوال: اگر امام وتر کی نماز پڑھاتے ہوئے تکبیرِ قنوت کہے اور مقتدی رُکوع میں چلے جائیں تو کیا رُکوع سے واپس آ کر دُعائے قنوت پڑھ سکتے ہیں کیونکہ اِنفرادی طور پر وتر پڑھنے میں ایسا ہو تو رُکوع سے واپس آ کر قنوت پڑھنے کی اِجازت نہیں ہوتی؟ (ریکارڈ شُدہ سُوال)

جواب: امام کی پیروی واجب ہے[1] لہٰذا مقتدی رُکوع میں چلا گیا ہو تو واپس آ جائے اور امام کے ساتھ دُعائے قنوت پڑھے۔

زکوٰۃ کس کو دی جائے؟

سُوال: زکوٰۃ کس کو دی جا سکتی ہے؟ میں نے سنا ہے اگر کسی کے پاس صرف ایک تولہ سونا ہو تو اس کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے حالانکہ میں نے ایسی بیوہ خواتین کو دیکھا ہے جن کی بیٹیاں بھی ہوتی ہیں اور پندرہ بیس ہزار مہینے کا آتا ہے اسی پر بمشکل گزارہ کر رہی ہوتی ہیں۔ (ریکارڈ شُدہ سُوال)

جواب: زکوٰۃ اسے دی جاتی ہے جو شرعی طور پر فقیر ہو اور ہاشمی نہ ہو۔[2] چودہ یا پندرہ ہزار ماہانہ آتا ہے اور ایک تولہ سونا موجود ہے ان چیزوں کا دیکھنا ضَروری نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے ان کے پاس ایک تولہ سونا تو ہو مگر یہ اس سے زیادہ کی مقروض ہو تب بھی وہ شرعی فقیر کے تحت آئے گی۔

---

1 ...... جو چیزیں فرض و واجب ہیں مقتدی پر واجب ہے کہ امام کے ساتھ انھیں ادا کرے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۵۱۹، حصہ ۳)

2 ...... درمختار، کتاب الزکاۃ، ۳/ ۳۰۳-۳۰۶ ماخوذاً

فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ "**فکرِ مدینہ**" کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے "**مَدَنی انعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عزوجل



ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net